ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی۔

چہ گویم باتو گر آئی بقادیان چہا ور قادیا بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰

شرح قیمت جو ہر حال میں
پیشگی لیجائیگی

عوام سے	۳ ؏
خواص سے	۵ ؏
ہندوستان سے باہر	۷ ؏
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۲ ؏ ۸ آ

نمبر ۴۶ | قادیان دار الامان ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ ہجری ۱۳۲۷ء | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسانی طور پر سمجھانے کے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ ہر مہینے کم ازکم ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلایل بنوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹ ن میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک چار پارے شروع ہو چکے ہیں۔ قیمت ہر چہار - للعہ - چار روپے

تفسیر سورۃ بقر کمل ۴ ؏ ۱ تین روپے چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول
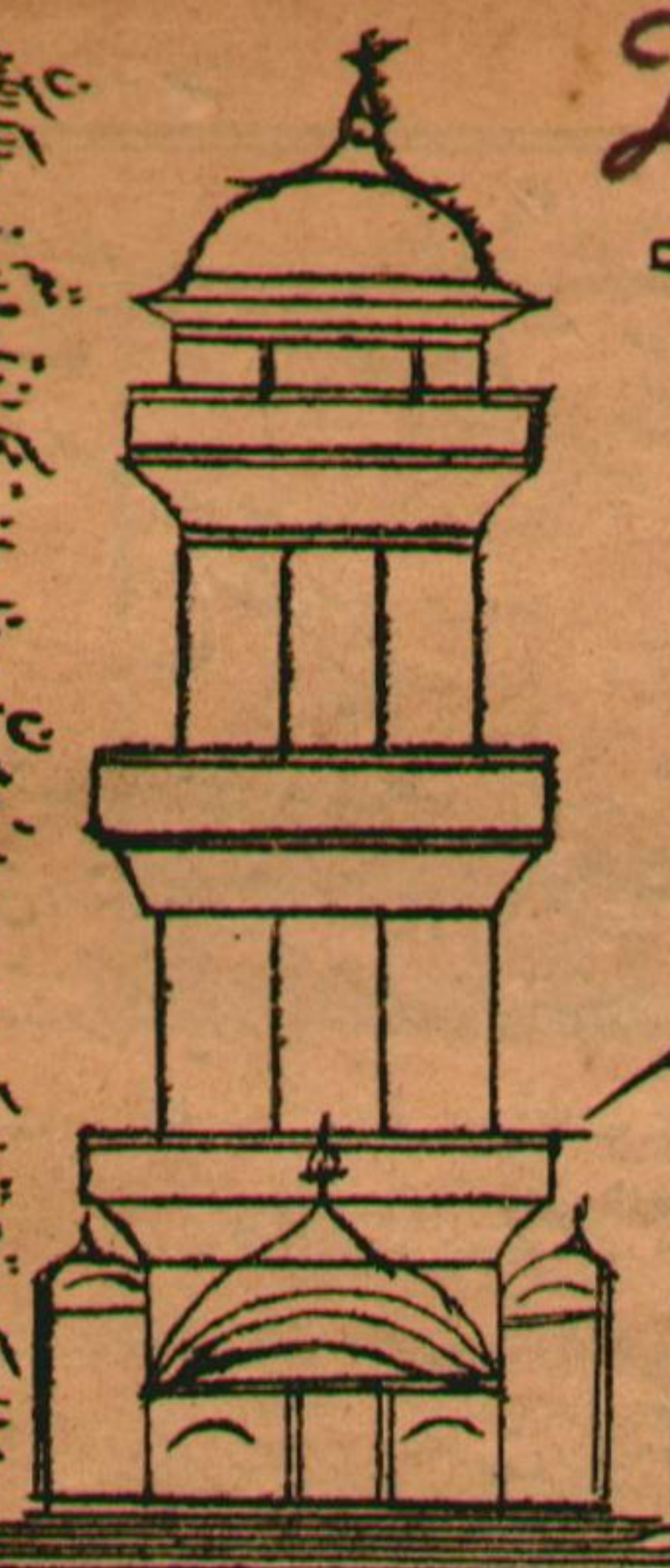
حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل انبیاء مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب وغریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گیئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جاوے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں کے تولنے میں بھی ستا ہے۔ بایں قیمت صرف ۸ ؍ فیجلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے۔ اور الحمد اللہ کہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے۔

پتہ

تمام درخواستیں یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے نام آنی چاہیں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس میں مالک و ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی کا چھپکر شایع ہوا

کی طرح نئے سے نئے اخبارات اور رسالے نکل رہے
ہیں جن میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے
تک آریہ سماج پر حملے کئے جاتے ہیں مگر سوائے ایک
آدھ اخبار کے کوئی بھی اخبار نہیں ہے۔ جو ان کا جواب
دیتا ہو آریہ سماج کے برخلاف ایک زہر پھیلایا جا
رہا ہے۔ لیکن اسکے انسداد کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔
بدقسمتی سے آریہ سماج میں چند ایسے شاندار ناک
پیدا ہو گئے ہیں جن کا وعظ ہی یہی ہے۔ کہ مخالفوں
کے حملوں کا جواب دینا ہماری شان سے بعید ہے۔
شاید انکا خیال ہے کہ تمام پبلک اسقدر تعلیم یافتہ ہو
کہ وہ مخالف کی ہر ایک بیہودگی کو بغیر سمجھائے
سمجھ رہی ہے۔ اور کہ آریہ سماج کے برخلاف کسی
قسم کی غلط فہمی نہیں پھیل رہی۔ وہ سکول کے طلبا
کی طرح چند جواب مضامین سے ایک رسالے یا
اخبار کا بھرے جانا زیادہ پسند کرتے ہیں نسبت
اس کے کہ ان میں ان حملوں کا جواب دیا جاوے
جو کہ مخالفین کی طرف سے آریہ سماج پر کئے جا
رہے ہیں یہ ایک تمسخر کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج
کے ایسے میگزین یا اخبارات جو بالخصوص اسی
مطلب کیلئے جاری کئے گئے تھے کہ ان میں
مخالفین کے حملوں کا جواب دیا جاوے اسوقت
لٹریری میگزین بننے کی ایک احمقانہ کوشش
میں پھنسے ہوئے دیکھے جاتے ہیں آریہ اخبارات
کی مخالفین آریہ سماج کی طرف سے اس دن
بدن بڑھنے والی لاپرواہی کی تہ میں بڑی
بات یہ کام کر رہی ہے کہ وہ آریہ سماج کے
لٹریچر سے زیادہ تر ناآشنا بلکہ نابلد ہیں۔ وہ
اپنے مخالفین کے حملوں کا تحقیقی یا الزامی
جواب دینے بنا بریں ان کو خاموش کر دینے
کے ناقابل ہیں یہی وجہ ہے کہ مخالفین آریہ
سماج ہماری اس کمزوری کا ناجائز فائدہ
اٹھاتے اور آریہ سماج کے بارے میں
ہر ایک قسم کی غلط فہمی پھیلاتے ہیں اگر ہم اپنے
اخبارات کے ان کالموں کو جن کو کہ ہم بیہودہ
پالٹیکس میں خرچ کرتے اور آریہ سماج کے لئے
سردرد خریدتے ہیں ان حملوں کا جواب دینے
میں لگاویں جو کہ ہمارے اصولوں پر کئے
جارہے ہیں تو ہم خفیہ پولیس کے آدمیوں کی
تعداد کو اپنے بارے میں بہت کچھ کم کر دینے
میں کامیاب ہونگے مگر ہمارے لئے ایسا کرنا مشکل
ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے اخبارات
میں پالٹیکس پر بحث نہیں کرینگے۔ تو ہمارے
اخبارات پبلک کے لئے خریداری کا مصالح
کھو دینگے۔ اور ہم ایک گری ہوئی اشاعت
پر صبر کرنے کیلئے مجبور ہونگے۔ بات تو ٹھیک
ہے۔ لیکن اگر پالٹیکس کی وجہ سے گورنمنٹ
ہم کو ایک پولیٹکل باڈی قرار دیتی ہے۔ تو
ہمیں اس پر بھی صبر کرنے کے لئے تیار رہنا
چاہئے۔ اور جس صورت میں کہ ہم اپنے ہاتھوں
کو آپ کاٹ رہے ہوں اس صورت میں
ہمیں گورنمنٹ کی سرد مہری کی شکایت کرنا
قطعی فضول ہے لیکن اگر ہمیں کبھی فرصت
ملے تو ہمیں کونہ تنہائی میں بیٹھکر اس بات
پر افسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ ہم نے ایک
سیدھے رستے کو چھوڑ کر اپنی خود غرضی یا نادانی
کی وجہ سے آریہ سماج کو غلط فہمی کا شکار ہونے
کے لئے مصالح بہم پہنچایا اور بجائے اس کی
رکھشا کرنے کے لئے ہم نے اس کی (بدنام) تفصیل
میں اسقدر رخنے کر دئے کہ جن کے باعث
مخالفوں نے اس کو روندنے میں کامیابی
ڈھونڈی اس سے بھی بڑھکر اگر ہمارے
ضمیر پر کوئی چوٹ لگ سکے تو اس چوٹ
کے ذریعہ بیدار ہوکر ہم اس بات کے لئے
مستعدی ظاہر کریں کہ ہم آئندہ اس غلط طریقہ
کو چھوڑ دیں جو کہ غلط فہمی پھیلانے کا ذریعہ
بن رہا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی واپسی

ناظرین الحکم جانتے ہیں کہ میر ناصر نواب صاحب
ہسپتال وغیرہ کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے گذشتہ
دو تین مہینوں سے دورے پر تھے خدا کا شکر ہے کہ وہ
بعافیت واپس آ گئے ہیں اس سفر میں انہوں نے
ساڑھے گیارہ سو روپیہ جمع کیا ابھی انکو بہت بڑی
رقم جمع کرنی ہے مسجد کیلئے پانچ ہزار کی رقم خدا
کے فضل سے پوری ہو گئی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر سید
محمد حسین صاحب کی ہمشیرہ مرحومہ نے ایک معقول رقم
کا زیور جو کسی صورت میں اڑھائی ہزار روپیہ سے شاید
کم نہ ہو وصیت کر دیا تھا زنانہ و مردانہ ہسپتال اور
دار الضعفاء کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ میر صاحب کو ابھی
جمع کرنا ہے۔ اور عنقریب وہ باہر دورے پر نکلیں گے
بہتر تو یہ ہو کہ احباب خود اس کام میں مدد دیں اور میر
صاحب کو دورے کی تکلیف نہ دیں مگر چہ وہ اس کام
کے لئے پوری مستعدی سے طیار ہیں قادیان میں پہنچکر
بھی وہ اپنے کام سے غافل نہیں رہے اور غربا کے
لئے چندہ کر کے انکے سرمائی پارچات کا فکر کر رہے ہیں
اللہ تعالیٰ انہیں ایسے نیک کاموں کی ہمیشہ توفیق دے اور
کامیاب کرے آمین

معذرت

میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ ایک ضروری کام پر لاہور
گیا ہوا تھا اسی وجہ سے گذشتہ نمبر شائع نہیں ہو سکا

اعلان

کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ہر ایک صاحب روپیہ بھیجتے
وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ اور روپے کی تشریح لکھا کریں
مثلاً کہ فلاں رقم روپیہ کس کس مد میں کسقدر درج کیا جاوے
اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش
کرنا ہو تو بھی صاف لکھا جاوے تا کہ انکی خدمت میں پیش
کیا جاوے اور ماہواری چندوں میں جمع نہ ہو جاوے

احتیاط شرط ہے

تندرستی کا معاملہ بہت ہی نازک ہے ذرا سی بے احتیاطی عمر بھر کے لیئے روگ لگا دیتی ہے باور کر لیجئے۔ کہ آپ کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ مین ہے۔ اور تندرستی حاصل کرنے کے لیئے آپ کو ادویات کا انتخاب نہایت احتیاط اور غور سے کرنا چاہئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دہلی کے ہندوستانی دواخانہ مین ہر مرض کی پانچسو دوائیں جو یونانی اور ویدک طب کی ادویات کا انتخاب ہین پورے اجزا سے طیار کرتا ہے۔ اور ضعف قلب و دماغ جریان و سوزاک آتشک اور تمام انسانی امراض کی دنیا بھر مین بہترین دوائیں اس مین تیار ہین۔ جن سے ہر مہینے صدہا مریض اچھے ہو رہے ہین یہ کوئی اشتہاری کارخانہ نہیں اور اسکا اتنا بڑا کاروبار ہے کہ یہ ہندوستان بھر مین سب سے بڑا دیسی دواخانہ ہے نہایت واجبی قیمتوں پر یہ اس سبب سے ادویات فروخت کرتا ہے یہ کسی کا ذاتی کارخانہ نہین ہے۔ اور اسکی آمدنی مدرسہ دائیان اور شفاخانہ زنانہ دہلی کے لیئے ہے اور جناب حاذق الملک مدظلہ العالی اس کے سرپرست ہین انہوں نے ازراہ حب وطن اپنی خاندانی مجربات بھی دواخانہ کو دیے ہیں تاکہ مدرسہ اور شفاخانہ کے ذریعہ سے تمام ملک کو فائدہ پہنچے یہ دوائیں لاکھوں مرتبہ آزمائشوں مین کامیاب ثابت اتر چکی ہین آپ ایکدفعہ فرمائش دیکر دیکھئے تو سہی آپ ہمیشہ کے لیئے اس دواخانہ کے خریدار ہو جائیں تازہ فہرست ادویات مفت۔

خط و کتابت بنام مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی تار کا کافی پتہ ہیڈی سنز

پانچسو روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

[illegible] کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچسو روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہو وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے تجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر جی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا فاسد خون کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ اور میڈیکل کالج کے لکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دلوں میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرے میں رونق و ابداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہو جن پر قوت باہ کا مدار ہے بڈوں کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸)۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن واقعہ سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے مفرط طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن چار روپے بارہ آنہ (۴/۱۲)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائیٹر شفاخانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں +

ہارمونیم باجے! ہارمونیم باجے!!

قیمت نہایت ارزان

نمونہ ملاحظہ کیجئے

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے خاص اپنے کارخانہ کے ساختہ
چار ملادی و رسیدین مین ملنے لگے ہین وزن بہت ہلکا لکڑی
مضبوط خوشنما پالش جو کہ نہایت مدت تک خراب نہ ہو منشیزین مشہور ولایتی کارخانہ کی بنی ہوئی لگائی جاتی ہین
شرط واپسی اگر ناپسند ہو تو پہنچتے ہی بغیر استعمال کے واپس کر دیجئے۔ اور خراب نہ ہو جاوے اوڈر کے ہمراہ عہ ر
فی باجہ پیشگی آنا چاہیے۔ اور نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھدینا چاہیے۔ ہم اس کا دعوی کرتے ہین کہ نہایت عمدہ مال اتنی
ارزان قیمت پر دوسرے تاجر کے ہان نہین ملیگا۔ قیمتیں: سنگل دستی ۳ اسٹاپ درجہ اول قیمت ...
درجہ دوم ... سر دستی ۴ اسٹاپ درجہ اول قیمت ... درجہ دوم ... ڈبل سر فولڈ ٹائپ ۴ اسٹاپ
ہاتھ اور پاؤن سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ... کشمیر کل لولڈنگ ہارمونیم ۷ اسٹاپ صرف پاؤن
سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت نالیدارت بغیر پاؤن کے ...

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

۳۱۳ فی صدی منافع۔ آجتک ... سال بر سلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ حصہ داران کو تقسیم کیا ہے۔ مرد عورت کامیاب ہوسکتے ہین اور فارم شمولیت دہ بکسیں مندرجہ ذیل سے طلب کرو۔

چراغ ہارمونیم ... ۱۲؎
راہبر ہارمونیم ... ۱۲؎
ہارمونیم استاد ۸ کلید ہارمونیم ہر طبلہ سیکھنے کی کتاب ... ۵؎

ایجنٹوں کی ضرورت: ہم کو ہل از قسم باجے گھڑیاں بائیسکل سلائی وہ گراموفون مشینیں وغیرہ فروخت کرنے کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ایک کارڈ بھیجکر قواعد مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو۔

تمام درخواستین ترسیل زر بنام مینجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئین!!

محبوب اطفال و دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزارون لاکھوں شیرخوار والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے ان کے بچون کی تندرستی کو قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذایقہ ہو کہ بچے مزہ سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچون کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کے لیئے سب دوافروشون کے ہان موجود ہے۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے ترقی کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ نیکچرنگ کیوریٹر

لنڈن۔

الصدق ینجی والکذب یہلک

راستی موجب رضائے خدا است کسے ندیدم کہ گم شد از راہ راست

کشتہ جریان

جریان ایک ایسی بلا ناگہانی دشمن جانی ہے۔ کہ کل لذات زندگی اس کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اسکے سبب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مالیخولیا نسیان۔ مراق کمی خون دل کا دھڑکنا بدن کا دبلا پن استرخا ختنین نقصان شہوت جماع درد کمر سر کا چکرانا۔ ہاتھ پاؤن کی سوزش غمگینی نا امیدی۔ کسل خوف وحشت۔ بیخوابی آواز میں ضعف بینائی کا کم ہونا کانون میں آواز قبض ہضم کی خرابی وغیرہ اس جانستان مرض کے لیئے ہم نے ایک کشتہ بہت محنت اور کوشش سے طیار کیا ہے جسکو بہت سے مریضون نے آزمایا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے مفید پایا ہے۔ جو صاحب چاہین ہم سے منگوا سکتے ہین۔ بلحاظ فواید اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک فایدہ اٹھا سکتے۔ قیمت فی تولہ ... جو آدمی غریب ہو۔

خدا سے ذکر کیے گا۔ کہ میں غریب ہون اس کے ساتھ رعایت کی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالے۔ راقم۔

عبدالرحمن کاغانی احمدی قادیان شفاخانہ خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب ضلع گورداسپور۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہارون کی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضون کی آہ زاری آجکل وہ سمان دکھا رہی ہے۔ کہ الاماں۔ لیکن ہمارا کام باتون سے نہین چلتا ہے۔ ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونون مختلف قسم کی بدکاریون کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت پر ہم نے امراض کے پیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالے فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیئے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہ تھا۔ کہ ہم لکھ مارین کہ جواہرات سے طیار ہوی ہے۔ اول مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عہ ر

طلا طلسمی۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریون سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلا طلسمی پر فائدہ اٹھاوین۔ اور معجون طلسمی کہائین۔ انشاءاللہ وہ اسکو پائے۔ قیمت چھ ماشہ ...

سرمہ سلیمانی۔ آنکھون کی کل بیماریون کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان۔ دانتون کی کل بیماریون کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ
بلب گڑہ ضلع دہلی

متعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

ایک شیعہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے متعہ کے متعلق استفسار کیا تھا جس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل تحریر فرمایا ہے۔ آج کل کسی کو خصوصیت سے مخاطب بنانا مناسب نہیں بلکہ عام خطاب میں بھی لوگ خصوصیت کا خیال پیدا کر کے شفیق ناصح کی نصیحت سے مستفید نہیں مگر کچھ آپ کی خاطر مدارات کچھ یہ خیال کہ اخبارات میں یہ مضمون دیدیا تو کوئی نہ کوئی نفع اٹھائیگا۔ عزیز من! امرا کے لیے آجکل کوئی شریعت نہیں رہی اور نہ ان پر کوئی شرع کا حاکم نہیں رہا عام علماء گویا انکے قبضۂ قدرت میں ہیں جو روایت چاہیں ان سے لے لیں تاں جن سے انکی دنیوی امید بہم وابستہ ہے۔ وہ انکی حکومت کے حاکم ہیں۔

عزیز من! میرا اعتقاد ہے کہ اور میرا ایمان یقین ہے کہ عقل صریح جس کیساتھ وہم نہ ہو اور نقل صحیح بشرطیکہ وہ نقل اسلامی نقل ہو اور شارع اسلام سے ہو۔ انمیں باہم تعارض اور تضاد ہرگز نہیں ہوتا بلکہ نہیں ہو سکتا۔

عزیز من! انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام والبرکات کے حالات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی طرف سے کوئی امر اور نہی پسند نہیں فرماتے۔ لوگ کفر کرتے شرک کرتے شراب پیتے لوٹتے کسی کو تا زمانہ بعثت اوامر و نواہی کے رنگ میں مکلف نہیں فرماتے۔ جب تک کہ کوئی حکم تبلیغ انکے نام بخصوصیت ثابت و ماعیث نہ ہو۔ مکہ میں شرک ہوتا تھا۔ مگر جب تک یا ایہا المدثر قم فانذر نازل نہ ہوا آپنے کسی کو نہ روکا پھر وہ لوگ شراب پیتے تھے۔ جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور حجاب آلٰہی سے حکم آیا۔ منع فرمایا حجاب ازواج کے لیے بعض اصحاب نے بار بار عرض کیا مگر تا صدور حکم الٰہی حجاب کا حکم نہ دیا بلکہ یہ مقدس جماعت بلا اجازت دعا بھی کرے تو انکو مشکلات پیش آجاتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا پر جو ارشاد الٰہی ہوا۔ اس کلام پاک سے ظاہر ہے لا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین پ ۱۲ یہ مقام غور ہے پھر ان کے زمانہ میں کسی نے متعہ کیا تو کیا اگر کسی نے عرض کیا کہ کیا مجھ اجازت ہے۔ تو جب تک حکم الٰہی نہ آیا اجازت و رخصت عنایت فرما دی تو کیا۔

مرو آخر بین مبارک بندہ ایست اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ جب کوئی چیز ثابت و موجود ہوتی ہے تو اسکے لوازم بھی ساتھ ساتھ ہی ہوتے ہیں سورج طلوع ہوا تو نہار کا وجود ضروری ہوا۔ کوئی عقلمند آدمی غور کرے یہ کیخنیدیان محب اہلبیت اور انکے کنجر دنیا میں کس طرح پیدا ہوئے متعہ کی مثبت جب بولتے اور رکھتے ہیں غلطی اور ناعاقبت اندیشی کا ارتکاب ضرور کرتے ہیں۔

مثلاً آپ کی تحریر میں بھی غلطی ہے کہ ہر غزوہ میں اسکی اجازت ہوئی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

متعۃ النساء کی تردید:- قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے والذین ہم لفروجہم حٰفظون الا علیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذلک فاولٰئک ہم العادون اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ازواج اور ما ملکت ایمان کے سوا جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے وہ حد سے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو اس حد بندی کے اندر رہتے ہیں وہی مظفر و منصور ہونگے دیکھو سورۃ المومنون پارہ ۱۸ کا ابتدا اور سورۃ معارج میں اسی بات کو مکرر بیان کر کے کہ شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے وہی جنتیوں میں معزز و مکرم ہونگے جناب آلٰہی کے حضور مظفر و منصور ہونے اور معزز و مکرم کے قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ زوجہ اور ملک یمین کے سوا اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کی حد بندی سے جو بڑھا اس نے خلاف ورزی کی اور آلٰہی حد توڑ دی۔

اب متعہ والی عورت کو دیکھنا چاہیئے کہ زوجہ ہے بی بی ہے یا ملک یمین ہے اگر یہ متعہ کی عورت زوجہ ہے تو چاہیے کہ زوجیت کے لوازم اسکے ساتھ ہوں دیکھو بقرہ ع ۱۰

متعہ والی اگر زوجہ ہے۔ تو . . . . ورثہ و طلاق و عدت نفقہ و لباس وغیرہ لوازم زوجیت اسکے لیے ثابت ہوتے اور اگر ملک یمین کے نیچے ہو تو . . . چاہیئے کہ اس متعہ والی کو لوازم ملکیت بیع ہبہ عتق کتابت اور تدبیر ثابت ہوں اور فرماتا ہے کہ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم کیا معنے اگر منکوحہ بی بیوں میں عدل و انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی بی بی نکاح میں رکھو یا مملوکہ پر کفایت کرو۔ یہاں حق سبحانہ تعالیٰ نے بی بی اور ملک یمین دو چیز ذکر رکھا ہے اور ممنوعہ کا ذکر ترک فرمایا اور فرماتا ہے۔ ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت . . . الیٰ ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم دیکھو کیسے صاف صاف ارشاد ہیں۔ اگر تمکو منکوحہ بی بی کا موقعہ نہ ملے اور تم کو استطاعت نکاح نہیں تو مملوکہ کو اسکے اہل کے اذن سے لو اگر تمتع بالنساء جائز ہوتا تو ارشاد فرماتا۔ کہ متعۃ النساء سے کام لو دیکھ لو ان تمام آیات کریمہ میں دو ہی طریق کا بیان فرمایا ہے۔ ایک منکوحہ بی بی زوجہ اور دوسری مملوکہ

احادیث نفی متعۃ النساء:- حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر حدثنا ابی حدثنا عبد العزیز بن عمر حدثنا الربیع بن سبرۃ الجہنی ان اباہ حدثہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء ان اللہ قد حرم ذلک الیٰ یوم القیامۃ فمن کان عندہ منہن شیء فلیخل سبیلہ فی سبیلہا ولا تاخذوا مما اتیتموہن شیئا صـ ۴۵۱ صحیح مسلم مع النووی

حدثنا مالک بن اسماعیل قال حدثنا ابن عیینہ انہ سمع الزہری یقول اخبرنی الحسن بن محمد بن علی واخوہ عبد اللہ عن ابیہما ان علیا قال لابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المتعۃ وعن لحوم الحمر الاہلیۃ (صحیح بخاری جز ۲۱ صفحہ ۵۹) وعن سفیان نہی عن النکاح المتعۃ فتح الباری جز ۲۱

تردید متعۃ النساء کے لئے وجدانی دلیل بڑی

شریف الطبع بہلا مانس شریف قوم کا امیر آدمی اپنی جگہ سوچے کہ متعۃ النساء آخر عورتوں کیساتھ ہوگا اگر شرعاً متعۃ النساء جائز بلکہ کار ثواب ہے تو آخر یہ دن عورت کے نہ ہوگا پھر ایک آدمی کسی کی بہو بیٹی بہن سے نکاح میعادی کر سکتا ہے۔ اور کرتا ہے تو اسکی اپنی بہن بیٹی بہو اماں بھی کر سکتی ہے اور کرتی ہے اور نکاح میں تو اظہار ہوتا ہے اخفا نہیں ہوتا پھر یہ بڑے شریف کیا مجالس میں کہہ سکتے ہیں کہ ہماری اماں اور بیٹیوں اور بہنوں نے اپنے متعے کئے ہیں میں اپنے وجدان پر اسکو لاجواب دلیل مانتا ہوں اور مجھے یقین ہے مجالس میں جیسے ازدواج تزویج صریح مبارک یقین کی گئی ہے ایسے متعہ کے متعلق عورتیں اس مبارکباد کو برداشت نہ کر سکیں

احادیث صحیحہ اور آیات کریمہ کے سمجھنے میں جو قائلین متعہ کو غلطیاں لگی ہیں

اول بعض احادیث میں متعۃ الحج کا ذکر آیا ہے اور جو صحابہ کرام عمرہ اور حج کرتے دونوں مناسخ کی جمع متعہ کہتے تھے۔ جیسے جابر بن عبد اللہ اپنے حالات میں لکھتا ہے کہ جب میں عمرہ کرنے لگا تو کسی نے مجھے روکا تو میں نے اسے استمتعنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر سنایا لفظ استمتعنا کو سنکر خوش پرستوں کو غور کا موقع نہ ملا جھٹ متعۃ النساء اس کے معنے کر دیئے شہوت پرستی میں حبک الشی یعمی ویصم

دوم عبد اللہ بن مسعود اور سلمہ بن الاکوع سے احادیث میں چند روایات ہیں جن کے الفاظ ذیل میں درج ہیں

کنا نسکح بالثوب الی اجل ہم ایک کپڑا دیکر میعادی نکاح یا جماع کر لیتے اس میں صحابی اپنے ایک فعل کا ذکر کرتا ہے جیسے وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم شراب پی لیا کرتے تھے یا بت پرستی کر لیا کرتے تھے۔ یا نبی کریمؐ کا مقابلہ ہم نے کیا پھر یہ فعل بمقابلہ ان اللہ قد حرم ذلک کے کیا ہستی رکھتا ہے۔

۲ سلمہ بن الاکوع کہتا ہے۔ ایک منادی نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آیا اس نے کہا اذن لکم ان تستمتعوا اس روایت میں رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعۃ ثلاثا ثم نہی عنہا ہم کہتے ہیں کہ عام اوطاس مکہ معظمہ میں بھی آپ نے اجازت دی اور یہ متعہ تمکہ بعد غزوہ اوطاس کے ہے مگر انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام جب تک کوئی حکم الٰہی نہ آوے کسی کو کسی فعل سے نہیں روکتے یہ سب رخصتیں اور اذن اور خاموشیاں انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ

اس سے ہباءً منثوراً ہول کے ذرات کی طرح اڑ گئیں اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل کسی معقل آدمی نے ایک نہر بنائی اس پر ایک قدرتی نہر آگئی عرب میں مثل بن گئی معقل کی نہر الٰہی نہر کے آنے سے تباہ ہو گئی والحمد للہ رب العٰلمین۔

اللہ تعالیٰ کا بیان اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں کیسے صفائی ہوتی ہے اور کسی طرح قطعاً اختلاف نہیں ہوتا کیا دنیا کے پردہ پر کوئی مرفوع متصل حدیث ہے۔ جسمیں کہا ہو۔ قال رسول اللہ اوحی اللہ لکم فی متعۃ النساء نہیں اور ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں والحمد للہ رب العٰلمین قرآن کریم کے فہم میں متعۃ النساء تجویز کرنیوالونکی غلطی کہتے ہیں فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن اجورہن سے صاف متعۃ النساء ثابت ہوتا ہے۔ سو عرض ہے کہ بیان حرمت علیکم امہاتکم الخ میں محرمات جن سے نکاح منع ہے۔ ان کا بیان ہے پھر احل لکم ما وراء ذلکم سے جو حلال نکاح ہے اسکا بیان ہے پھر بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ان سے تم نے فائدہ اٹھالیا تو پورا مہر انکا دینا لازم ہے یہاں دنیا کے کسی قرآن میں میعادی نکاح کا ذکر نہیں نیز منکوحات پر اس کلام کا کلمہ فا کے ذریعہ ربط لگا دیا ہے۔ سابق نے متعہ النساء کا خیال دفع فرمایا اور لاحق نے من لم یستطع منکم طولاً متعۃ النساء میعادی نکاح کا قلع قمع کر دیا

علاوہ بریں قرآن کریم اور ہمارے نبی رؤف رحیم نے متعۃ النساء کے احکام سے کلیۃً سکوت فرما دیا متعۃ النساء کے مجوز ذرہ بتائیں تو سہی کہ اس متعہ کے باعث ایک سیاح اپنی لڑکی اور بہن بلکہ اپنی ماں سے متعہ کر سکتا ہے۔ اور اختلاط نسب کا یہ متعہ موجب ہے اور متعی اولاد کی پرورش کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے ذرا آپ سوچیں۔ چین بلکہ ایران گئے وہاں ایک نطفہ چھوڑ آئے سولہ برس کے بعد صاحبزادہ صاحب ایران گئے وہاں بہن صلبیہ متعہ کے لیئے طیار پائی یا وہ عورت ہندوستان آئی۔ اور اس نے آتے ہی اپنے بھائی یا باوا سے متعہ کر لیا فرمایئے وہ انتظام محرمات خاک میں ملگیا یا نہیں ایکبار مجھے ایک شیعہ قائل بالمتعہ سے گفتگو کا اتفاق ہوا تو اسنے مجھے کہا کہ فما استمتعتم کے صاف اور صریح الفاظ کو آپ کیوں چھوڑتے ہیں میں نے عرض کیا۔ کہ قرآن میں آپکے معنے کا لا متعہ نہیں آیا اسلیے میں معذور ہوں کہ آپکے معنے یوں والا آپ قرآنی استمتاع کے الفاظ پر غور کریں ربنا استمتع بعضنا ببعض وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا میں آپ کیا فرماوینگے اس پر آپ خاموش ہو رہے۔ بات آگے نہ بڑھی پھر میں نے کہا فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج میں آپ کیا کہیں گے آپ بھی قرآنی استمتاع پر غور کریں۔

ایڈیٹر الحکم

یہ خبر نہایت مسرت کیساتھ سننی چاہیئے۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب ایک دینی خدمت کے لیئے چند یوم سے بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رض لاہور گئے ہوئے ہتے جہاں پر آجکل ایک گھمسان مذہبی جلسونکا پڑا ہوا ہے۔ ۲۹۔ ۳۰ نومبر و یکم دسمبر کو لاہور میں آریہ سماجونکا جلسہ تہا۔ ۲۔ دسمبر سے مسیحی صاحبان نے لیکچر شروع کر رکھے ہیں جو ۷۔ دسمبر تک جاری رہینگے شیخ صاحب اسی غرض کیواسطے لاہور ٹھہرے ہوئے ہیں کہ عیسائی لیکچروں کو سنیں اور پوری نقل اونکی کرتے رہیں شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو بھی کہ جنکو تقریروں کے لکھنے کا بڑا ملکہ خدا کے فضل سے ہے۔ امیر المومنین رض نے لاہور اسی غرض کیواسطے لکھا ہے۔ کہ وہ حرف بحرف تمام لیکچروں کو جو کہ اسلام کے خلاف ہوں نقل کرکے لاویں ان لیکچروں کے جواب میں خلیفۃ المسیح کا آپ زر سے لکھنے کے قابل حکم یہ صادر ہوا ہے کہ

اتقوا اللہ

یعنے لاہوری احباب کی درخواست پر حضور نے حکم صادر فرمایا ہے کہ جو مضمون عیسائی بیان کریں انکو خوب غور سے سنو اور حرف بحرف نقل کرنیکی کوشش کرو۔ اس میں سے جو امور حق ہوں ان کی تصدیق کرو۔ اور جو ناحق ہوں انکی تردید محض خدا کے لیئے کرو نہ کہ کسی ہٹ دہرمی سے بغرض مقابلہ و مجادلہ مومن کا کام ہے کہ وہ ہر ایک سچائی کی تصدیق کرے اگرچہ دشمن سے دشمن کی زبان سے سنے اور ہر ایک باطل کی تردید کرے اگرچہ دوست سے دوست کی زبان سے نکلے پس ہماری جماعت کو قرآن مجید کے آگے سر تسلیم خم کرکے زبان اور قلم سے وہی کام لینا چاہیئے جو کہ عین حق اور صدق ہو مومن کو کسی کی دشمنی کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ پس یاد رکھو کہ ہر ایک سچی بات کو خواہ تم اسکو آریہ کی زبان سے سنو یا عیسائی و سوسائٹی وغیرہ کی۔ کبہی اسلیئے رد مت کرو کہ ہمارا یا حق کا دشمن ہے۔ اسکی زبان سے حق کا نکلنا یہ بھی حق کی صداقت کی ایک دلیل ہے سبحان اللہ! کیا تعلیم ہے۔ جو اپنی قوم کو اسکا امام جسکا نام

نور الدین

ہے۔ خدا کی اسپر رحمتیں ہوں۔ دیتا ہے ذرا ان مختصر الفاظ کو سوچو جو یہ ہیں کہ "عیسائیوں کے لیکچر سنو جو حق ہو اسکو قبول کرو اور جو باطل ہو اسکی تردید کرو" پہر علمائے حال کے نظارے پیش نظر رکھو جنکا قول یہ ہے کہ جھوٹ کے متعلق مجھے اسقدر یقین ہے کہ اگر وہ دن دوپہر کو دن کہدیں تو میں رات ہی کا شبہ کرتا ہوں" یہ دل مصداق ہیں اس آیت کریمہ کے کہ فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضاً اور یہ قول ہے ایک بڑے متکبر زباندراز امرتسری کا جو اسنے مرقع میں لکھا ہے۔ مختصر یہ کہ شیخ صاحب انشاء اللہ تعالیٰ ۸۔ دسمبر کو قادیان واپس تشریف لاوینگے اور اپنے مفید اور مبارک سفر کے حالات سے ناظرین الحکم کو مستفید فرماوینگے انکی عدم موجودگی الحکم کی وقتی اشاعت میں تاخیر کا موجب ہوئی ہے۔ اور یہ پرچہ حسب الارشاد شیخ صاحب ناچیز قاسم علی احمدی جو اپنے امام کے حضور میں آیا ہوا ہے شائع کرتا ہے۔ والسلام

افسوس

آریوں کا جرنیل (بقول دہرمپال) وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین جالندہر ایک لمبی بیماری کے بعد یکم دسمبر کو لاہور میں فوت ہوگیا الحکم کے ناظرین مرنیوالے کے کلام سے بخوبی واقف ہونگے یہ جس درجہ کا بدزبان ایڈیٹر تہا۔ اسکی دلیل خود اندر کا ماتمی اشتہار ہے جو ماہ نومبر کے اندر کیساتھ شائع ہوا ہے جس میں دہرمپال اسکو جرنیل کا خطاب دیتا ہے گویا جو سخت زباندراز اور دیگر مذاہب کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً گالیاں دینے میں مشتاق ہو وہ اس پاک گروہ میں جرنیل کا خطاب پاتا ہے۔ میرٹھ کے سالانہ جلسہ آریہ سماج پر زیر صدارت پنڈت رام بھجدت آریہ وکیل ہوا ہے۔ اس جرنیل کے ساتھ ہماری گفتگو دوبارہ نیوگ ہوئی تہی صرف ایک گھنٹہ گفتگو کیلئے جلسہ میں ملا تہا۔ جو نصفا نصف فریقین میں تقسیم ہوا مگر جرنیل صاحب نے آدھا گھنٹہ بھی اپنا پورا نہ کیا کہ فرمانے لگے میری زبان خشک ہوگئی ہے۔ اور میں بول نہیں سکتا جو کچھ گت جرنیل صاحب کی اس مسئلہ میں کہ پہلا نمبر ہی ہنوز زیر بحث لایا گیا تھا ہوئی تہی۔ وہ زندگی بہر انکو یاد رہی ہوگی۔ اب جہانتک ہمارا قیاس ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آریہ جہانسے کسی اور ایسے بہروز کو تلاش کرکے اسکی مسند پر بٹھا دیں گے مگر ہم ناصحانہ عرض کرتے ہیں کہ آریہ سماج کے ناعاقبت اندیش لیڈر اب تو کچھ دور اندیش ہیں اور ایسے جرنیلوں کو فی النار کرکے آیندہ متین اور مہذب ایڈیٹر پیدا کریں جو آریوں کے گزشتہ اعمال کا کچھ کفارہ ہو سکیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ سخت پچھتاوینگے اور یہ مصرعہ انکو اپنی جرنیل کی طرف سے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید ۱

(قاسم علی)

پھکڑ گرو کو مبارکباد

اس مقدس انسان کو بھی ہمارے ناظرین جانتے ہونگے۔ کہ کون ہے آپکا نام نامی پنڈت بھوجدت ہے جو مسافر آگرہ کے ایڈیٹر اور ویرم ویر لیکھرام مقتول کے جانشین ہیں حال میں ہی انکا لیکچر بنگال میں بحکم مجسٹریٹ صاحب بہادر بہ لیسیدہی بند کردیا گیا ہے۔ یہ شدھی کے بڑے دلدادہ ہیں آپ نے ۲۷ جون ۱۹۰۹ء کو ایک یورپین گورے مسٹر ڈکی نام کو دہلی میں شدھ کرایا تھا

کون ڈکی ؟ جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی کی عدالت سے بجرم خیانت مجرمانہ ایک بائیسکل کے گرو رکھنے پر ۵۰ روپیہ جرمانہ اور ایک ہفتہ قید کی سزا ملی تھی اسکا نام شدھی کے بعد مہابیر سنگھ رکھا گیا تھا عدالت موصوف نے شرا جزری کا عادی اسکو اپنے فیصلہ میں لکھا تھا اسکی شدھی پر ہی ہم نے ایک کتاب موسومہ شدھی کی اشدھی انعامی پانچسو روپیہ شائع کی تھی۔ آخر کار مہابیر سنگھ جی نے لاہور پہنچکر حال ہی میں نیا چاند چڑھایا مسٹر روشن لال بیرسٹرایٹ لا مشہور آریہ سماجی نے انکو اپنے کاروبار کا مینجر بناکر کشمیری ہندو ہوٹل میں ٹھہرا رکھا تھا مہابیر سنگھ جی نے پہلے تو اپنی مینیجری کے فرائض اس طرح سے ادا کیئے۔ کہ کچھ روپیہ بذریعہ چیک بحیثیت ....

مسٹر روشن لال کے نام سے برآمد کر کے ہضم کر لیئے جو روایات مختلف دو صد یا کچھ زیادہ تھی قریباً ۲۰۰ روپیہ ہندو ہوٹل کے ہضم کر کے ایک چوتھی جو پلنگ پر بچھانیکے واسطے مسٹر روشن لال صاحب کی طرف سے ملی ہوئی تھی۔ لیکر جگا دہری تشریف لیگئے جہاں پر سنا ہے کہ سلیپروں کا ٹھیکہ لیں گے یہ سب حالات ہمارے تصدیق کردہ ہیں جو لاہور میں بیرسٹر صاحب کے مکان پر پہنچکر اور ہندو ہوٹل میں جا کر ہم نے معلوم کر لیئے تھے اسکا مفصل حال انشاء اللہ تعالےٰ ہم پھر کسی وقت لکھیں گے سر دست مسافر آگرہ کو بعد مبارکباد پہونچانے کے دریافت کرتے ہیں کہ وہ براۓ مہربانی اپنے اخبار کے ذریعہ سے ہمیں مطلع فرمادیں کہ یہ سب کچھ مہابیر سنگھ نے خود بخود اپنی رائے سے کیا تھا۔ یا مسافر آگرہ کے مشورہ سے کیونکہ مسٹر ڈکی نے اپنی کتاب تو بہ زندگانی میں یہ لکھا تھا کہ مسافر آگرہ سے ہی میں ویدک دھرم کی تعلیم حاصل کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٹی تعلیم کا یہ ثمرہ ہے۔ مسافر آگرہ یہ بھی اطلاع دیوی کہ مہابیر سنگھ اب کہاں ہے۔ وہ بار سے ڈکی اب بھی مہابیر بنجائے۔ جواب آنے پر پھر ہم مفصل کچھ عرض کریں گے۔

(قاسم علی احمدی)

دہرمپال کے چیلنج کا جواب

دہرمپال جی آریہ نے رسالہ اندر نمبر ۱۱ جلد ۱۲ صفحہ پر مسلمانوں کے نام ایک چیلنج بعنوان "اسلامی دنیا کو چیلنج" شایع کیا ہے۔ جس میں یہ بیان کیا ہے کہ "ویدک دھرم یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایشور جیو پرکرتی تینوں اناوی یعنے ازلی ہیں اسکے برعکس مسلمانوں کا یہ دعوے ہے کہ خدانے روح اور مادہ کو نیستی سے پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی اس تعلیم کا منبع قرآن مجید کو تبلاتے ہیں انکا اعتقاد ہے کہ قرآن تعلیم دیتا ہے کہ خدانے دنیا کو نیستی سے پیدا کیا مگر یہ قطعی جھوٹ ہے کیونکہ بغور مطالعہ کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قرآن میں کہیں بھی یہ نہیں کہ خدا نے روح اور مادے کو نیستی سے ہست کیا ہے پس میں ان چند سطروں میں اسلامی دنیا کو ڈبل چیلنج دیتا ہوں کہ وہ قرآن کی کسی آیت سے اس بات کا ثبوت پیش کیر کہ خدانے روح اور مادے کو نیست سے ہست کیا ہے"

مذکورہ بالا ڈبل چیلنج کا جواب دینے سے پہلے ہم دہرمپال کو ٹرپل چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ویدوں کو ان شرتیوں کو معہ ترجمے کے پیش کرے کہ جس میں اسکے دعوے کے موافق ویدک دہرم نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ جیو اور پرکرتی اناوی یعنے ازلی ہیں مگر یاد رہے کہ ویدوں کی شرتیوں میں اس قسم کا ثبوت صاف الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے یہ امر ثابت ہو سکے کہ واقعی روح اور مادے کا کوئی خالق نہیں۔ وہ خود بخود اور ازلی ہیں اس قسم کی کوئی کتھا نہیں سنی جاوے گی کہ جو چڑے اور چڑی کی کہانی سے بڑھکر نہ ہو۔ اور جو قابل مضحکہ ہو کر نا قابل سماعت ہو۔

پس ہم اس ٹرپل چیلنج کے ذریعہ دہرمپال سے اُن شرتیوں کا مطالبہ کرتے ہیں اور وہ شرتیاں رگوید یجروید سام وید اور اتھروید سے اصل عبارت معہ لفظی ترجمے کے پیش کرنی ہو گی۔ اگر دہرمپال نے اس بات کا ثبوت چاروں ویدوں سے حسب مطالبہ دیدیا کہ روح اور مادہ انادی یعنے ازلی ہیں تو اس کے بعد دہرمپال کو ہم سے (مسلمانوں سے) کسی قسم کا مطالبہ کرنے کا حق ہوگا۔

لہذا دہرمپال کو چاہیئے کہ ہمارے اس ڈنکے کی چوٹ کے ٹرپل چیلنج کا جواب بہت جلد بذریعہ اندر دے تاکہ اگر قابل وثوق ہو سکے یعنے اسپر کسی قسم کی جرح نہ ہو سکے بلکہ صاف صاف ثبوت ہو تو پھر ہم دہرمپال کے مطالبہ کا جواب دینے کی طرف مائل ہو کر اسکا گھر پورا کردیں (انشاء اللہ تعالےٰ) پس اگر دہرمپال میں کچھ ہمت ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش کی پستک نے اسکو کچھ فائدہ پہونچایا ہے۔ تو مرد میدان بنکر ہمارے اس مطالبہ کا ثبوت چاروں ویدوں سے پیش کرے میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ چڑے اور چڑی کی کہانی نہیں سنی جاویگی۔ بلکہ صاف صاف الفاظ میں چاروں ویدوں سے غیر مخلوق ہونے اور ازلی ہونیکا ثبوت اصل عبارت اور لفظی ترجمہ میں پیش کرنا ہو گا۔ فقط

فٹ نوٹ جس رسالہ میں اسکا جواب دیا جاوے وہ رسالہ جناب صوفی احمد الدین ڈوری باف موتی بازار لاہور کے پاس بھیجدیا جاوے۔ راقم آریوں کا ہیتیشی

محمد حسین ممبر دیانند مت کھنڈن سبھا دہلی مقیم لاہور چھاونی

مبارک سفر

واقعہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۶ء کو مقام چوہیکی تحصیل نکودر سے ایک کارڈ بدین مضمون مینجانب سکرٹری جیاب انجمن اسلامیہ نورمحل کا دوسرا سالانہ جلسہ ہے آپ جلسہ پر تکلیف تشریف آوری گوارا فرماویں" میں اس تاریخ کوہ منصوری پر تہا وہان سے ۱۹۔نومبر کو واپس آیا۔ تو ڈاک کے جملہ خطوط میں سے کارڈ مذکور ملا چونکہ عاجز نے عام اعلان کیا ہوا ہے۔ کہ آریہ جہاں کا جس جگہ فتنہ برپا ہووے وہان کے اہل سلام فوراً دیانند مت کھنڈن سبہا دہلی مین بذریعہ خط یا تار اطلاع دین تاکہ انجمن کی طرف سے اس فتنہ کو فرو کرنیکے لئے خود عاجز یا کوئی اور ممبر انجمن کی طرف سے وہاں پہونچے اس لیئے سبسے پہلے مین نے نورمحل والونکو یہ جواب لکہا کہ مین کوہ منصوری پر تہا آج واپس آیا ہون۔ اور آپکا کارڈ پڑہکر اطلاع دیتا ہون کہ اگر میری خدمات کی ضرورت ہو تو مین آنیکے لیئے بالکل تیار ہون راستہ سے مطلع فرمادین اسکے جواب مین ایک کارڈ اور ایک ارجنٹ تار نورمحل سے پہونچا کہ آپ خود ۲۶۔نومبر کو پہلور کے اسٹیشن پہ پہونچ جاوین جہاں پر استقبالی کمیٹی منجانب انجمن موجود ہوگی۔ اور جناب شاہ سلیمان صاحب سلواروی گے وہ بہی اسی تاریخ کو پہونچیں گے۔ یہ تار ۲۴ نومبر کو مجہے ملا۔ ۲۵۔نومبر کو رات کے ۹ بجے گاڑی مین سوار ہونے کے لیئے میں اور حکیم احمد خانصاحب منتری (سکرٹری) دیانند مت کھنڈن سبہا دہلی اسٹیشن پر پہونچ گئے۔ مگر چند منٹ پہلے وہ گاڑی روانہ ہوچکی تہی۔ اور دوسری ٹرین صبح کو پانچ بجے سے بیشتر کوئی جانے والی نہ تہی۔ لہذا مناسب سمجہا کہ گہر واپس نہ جاوین۔ اور پانچ بجے تک اسٹیشن پر ہی شب بسر کرین بس ایسا ہی کیا گیا۔ پانچ بجے ٹکٹ لیکر سوار

ہوئے اور بفضل الہی بخیریت تمام پہلور پہونچے وہان معلوم ہوا کہ شاہ صاحب سلواروی تشریف لاکر روانہ نورمحل ہوگئے ہین۔ اور پہلور میں فوجونکا کیمپ بہت دور تک پہیلا ہوا ہے۔ کوئی سواری یکہ وغیرہ پہلور سے نورمحل جانیکو نہین ملیگی ناچار جالندہر شہر ۵ بجے بعد دوپہر پہونچے اور وہان سے سواری ٹم ٹم ۸ بجے شب کے نکودر اور نکودر سے دوسری ٹم ٹم لیکر ۱۰ بجے شب کے نورمحل جس جگہ کہ انجمن نورالاسلام کا جلسہ تہا۔ پہونچگئے۔ بانیان جلسہ استقبال کرکے مکان جلسہ مین لے گئے جہان پر مولوی محمد ابراہیم وکیل انجمن المحاہدین لاہور لیکچر دے رہے تہے ہمارا اسباب ایک عمدہ مکان میں رکہکر فوراً کہانے اور چاء وغیرہ کا انتظام بانیان جلسہ نے کیا اور بہت جلد پر تکلف کہانا نہایت عمدہ پکوا کر ہمین کہلایا اور شاہصاحب سے بہی اسی وقت ملاقات ہوئی۔ شاہصاحب نہایت احترام کیساتھ پیش آئے ۲۷۔ کی صبح کو ۹ بجے سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی اور پہلا وعظ مولوی محمد ابراہیم صاحب نے بیان کیا۔ جو ساڑھے گیارہ بجے تک رہا اسکے بعد منشی میران بخش صاحب جلوہ ونامہ نگار سیالکوٹ کی پر اثر نظم پڑہی بعد ازان کہانا و نماز ظہر کا وقت رکہا گیا ۲ بجے سے شاہصاحب کا وعظ شروع ہوا جسکو لوگوں نے دلچسپی سے سنا اور دن کی کارروائی جلسہ ختم ہوگئی شام کو بانیان جلسہ نے عام قصبہ میں بذریعہ منادی مشتہر کردیا کہ ۹ بجے شب کے مکہہ او مہاما دیانند مت کہنڈن سبہا دہلی کا لیکچر ضرورت زمانہ پر ہوگا۔ آریہ وسناتن دہرم صاحبان عاجز کے لیکچر سننے کے لئے بکثرت تشریف لائے خدا کے فضل اور تائید سے راقم نے دو گھنٹہ کامل لیکچر دیکر سامعین کو بتایا کہ آج مسلمانون

کو کس طرح اور کیا کام کرنیکی ضرورت ہے سامعین کی تعداد اس لیکچر مین خارق عادت دوسرے لیکچروں سے بڑہکر تہی۔ میرا لیکچر ان علماء کے مذاق سے جنکا مذہب مرنج و مرنجان بالصلح کل کا ہے۔ بالکل خلاف تہا۔ چنانچہ صوفی بزرگ پہلواروی صاحب نے اسکو ناپسند فرمایا مگر انکی ناپسندیدگی نے سامعین پر الٹا اثر کیا۔ کہ وہ نیازمند کے لیکچر کو ہی پسند فرماتے۔ اور آفرین و مرحبا کے نعرے بلند کرتے تھے ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء اس تائید الٰہی اور جذبات روحانی کو شاہصاحب یا کوئی دیگر شخص نہ روک سکا فالحمد۔ بعد ۲۸ نومبر کو پہر بدستور ۹ بجے سے لیکر لیکچر شروع ہوئے پہلا لیکچر محمد ابراہیم صاحب کا دوسرا حکیم احمد خان صاحب منتری کا اور تیسرا ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک نیازمند کا تہا۔ آج کے لیکچر کا مضمون "آریہ سماج کی اصلی تصویر" تہا۔ جبکے دوبارہ قصبہ نورمحل میں منادی کرائی گئی اور جوق جوق سننے کے واسطے آئے جن مین آریہ سماج کے جملہ ممبر اور سناتن دہرم صاحبان بہی تہے۔ اس لیکچر نے آریوں مین ماتم بپا کردیا اور سناتن دہرم والے تعریف لیکچر میں رطب اللسان تہے۔ مسلمانونکی خوشی کا تو اندازہ محال ہے۔ اور وہ اسقدر محظوظ ہوئے۔ کہ پہولے نہ سماتے تہے۔ نورمحل کے آریہ ممبروں سے جنکے گروہ لالہ جگناتھ ہیں اپنے گوروپوگیندر پال کو شاگیا کہ بذریعہ تار طلب کیا ہے مگر کوئی نہیں آیا۔ میرے لیکچر کے بعد شاہصاحب کا وعظ تہا۔ جسکا خاتمہ رعاسہ کلمات پر ہوا جو شاہصاحب کے شان کے خلاف اور ان مسلمانوں کے لئے باعث ناراضگی تہا اور وہ یہ ہیں کہ شاہ صاحب نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ مذہب کا نام بہی نہ رہیگا تمام دنیا میں فلسفہ و سائنس کی حکومت قائم ہوجاویگی اسلام کو بہی لوگ بہول جاوینگے۔ مذہبی خیال ہی جاتے رہیں گے پس دعا کرو اسوقت سے پہلے ہم بہینے (شاہصاحب کو)

خدا دنیا سے اٹھا لے" انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ کلمات ایک ایسے شخص کی زبان سے نکلے ہیں جو قوم میں صوفی درویش بزرگ عالم اسلام اور لیڈر سمجھے جاتے ہیں اللہ تعالے رحم کرے اور شاہ صاحب کے اس خیال باطل کو دو کرکے اپنی ظاہر کر دے کہ اسلام کی ترقی اور عروج کا زمانہ تو اب آ رہا ہے کہ دن بدن اسلام اور دین کا بول بالا ہو کر باطل کا قلع قمع ہوتا جاتا ہے ایسی مایوسی ایک مومن کی شان سے بعید ہے اللہم اعز الاسلام والمسلمین واذل الشرک و المشرکین (آمین) اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منہم آمین

نور محل کی انجمن کا جلسہ ۲۸ نومبر کو ختم ہوا تو نکودر کے اہل اسلام نے ہمکو ایکدن کے لیئے مدعو کیا اور ۲۹ - نومبر کو نکودر میں ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک شاہ صاحب کا اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک نیاز محمد کا لیکچر نکودر میں بڑی دھوم دھام سے ہوا سامعین کی تعداد ایک ہزار سے کم پانچ سو سے اوپر تھی - بڑی کامیابی سے یہ لیکچر ہوا شاہ صاحب تو لیکچر کے بعد روانہ جالندہر ہو گئے - اور نیاز محمد کو وہاں جلسہ نے ایکدن کے لئے ٹھہرا لیا اور بہت اظہار ہمدردی فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء حضرات نور محل و نکودر نے خاص اجلاس سے جلسہ کا اہتمام اور ہماری مہمانداری فرمائی اور باوجود غیر احمدی ہونیکے انہوں نے عاجز کو آئندہ جلوس کے لیئے بھی منتخب کیا ۳۰ کو ہم جالندہر پہنچے اور ڈیڑھ بجے کی ٹرین میں ہم سوار ہو کر لاہور آ گئے جہاں پر آریہ سماج اور اہلحدیث اور عیسائیوں کے لیکچر ہو رہے تھے انکو سنا اور اڈیٹر ہندوستان و پرکاش اور دہرمپال و لالہ منشی رام آریہ لیڈر و پنڈت دیورتن صاحب دیوسماجی و مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملاقاتیں کہہ کے ۴ - دسمبر کو عاجز راقم اپنے پیارے امام المکرم خلیفۃ المسیح کے حضور میں حاضر ہو گیا اور یہاں ۹ - دسمبر تک ٹھہرونگا - ۱۱ - دسمبر کو انشاءاللہ دہلی پہنچونگا - والسلام

(عاجز قاسم علی احمدی)

"یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنیکے واسطے قادیان سے چھپوا کر خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیجدیا ہے - جو ۶ - دسمبر کو عین جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا -"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور فورمن کالج میں جاری ہے - اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں بعض مسلمانوں کا منشاء ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو نہ سنیں دوم یہ بھی سنا ہے کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دینگے یہ دونو امور ہمیں پسند نہیں نیز فوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن پر مذاہب کی بنیاد ہوتی ہے ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو مٹانا ہنسی کا کام نہیں مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جسقدر حق شناس ہو اسکو لینا اور اس میں اگر باطل ہے تو صرف اسکا مٹانا مردی ہے اسلیئے ہمنے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کیساتھ مشن کرانا تو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پھر انکا جواب سلسلہ وار دیا جاوے وجادلہم بالتی ھی احسن ایک قرآنی ارشاد واجب الانقیاد ہے - اسلیئے ہم انشاءاللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہانتک انکا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب -

المشتہر

نورالدین ازقادیان ۵ - دسمبر ۱۹۰۹ء

اس جماعت کے اصول یہ ہیں

ایک سائل کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے اصول مفصلہ ذیل ہیں -

۱ - اللہ تعالیٰ ایک ہے اپنی ذات میں یکتا - اپنی صفات میں بے ہمتا - اپنی عبادت میں وحدہٗ لاشریک -

(۲) اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہیں جو مختلف کاموں پر مقرر ہیں وہ آدمیوں کو نیک ترغیبیں دیتے رہتے ہیں -

(۳) اللہ تعالیٰ کی سب کتابیں برحق ہیں جن کی تعداد اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا -

(۴) اللہ تعالےٰ کے سب رسول ہیں - جو اس نے بھیجے سب سچے ہیں ہم کسی کا انکار نہیں کر سکتے -

(۵) محمد رسول اللہ جو مکہ میں پیدا ہوئے اور جنکا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا وہ خاتم النبیین اور انکی کتاب قرآن کریم جامع کتب الٰہیہ ہے -

(۶) تقدیر کا مسئلہ سچ ہے - اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز کو قبل اس کے پیدا کرنے کے جانتا - نیکی و بدی دو چیزیں الگ الگ ہیں ہر ایک کو انسان علیحدہ علیحدہ دیکھ لیگا -

(۷) بعد الموت قبر و حشر و پلصراط دوزخ اور بہشت کے حالات جو اللہ تعالےٰ نے الکتاب المجید میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے - سب سچ ہیں اور مومن کے لیئے ضروری ہے نماز زکوٰۃ روزہ حج نیک اخلاق کے ادا کرنے اور بدیوں سے بچنے کے لئے

ہر وقت کمربستہ رہے۔ مومن کے ہر ایک کام میں اللہ کی تعظیم مد نظر آوے اور طرح طرح سے مخلوق الٰہی کو نفع پہونچاوے ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی ہرگز ہرگز نہ کرے کسی مذہب کے کسی بزرگ کو برا نہ کہے صحابہ کرام اور تابعین کا زمانہ بابرکت تھا ان میں جو آئمہ اور بزرگ مشہور ہیں۔ انکو خصوصیت سے برا نہ کہے استغفار لاحول درود شریف اور الحمد وظیفہ رکہو۔ والسلام

مختصر نوٹ

میں آگیا

میں ایک ضروری کام کے لیئے جیسا کہ دوسری جگہ میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب نے میری غیر حاضری میں نوٹ لکھا تھا لاہور گیا تہا۔ خدا کے فضل سے میں واپس دارالامان میں پہونچگیا ہوں اسی وجہ سے الحکم پہر دیر سے شایع ہوا اس سفر میں الحکم کا ایڈیٹر خدمت قوم سے بیفکر نہیں رہا۔ اسکے نتایج انشاءاللہ نظر آجائیں گے۔

دس ہزار روپیہ کی سرکاری مدد

ناظرین الحکم کو معلوم ہے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کے لیئے ایک وسیع قطعہ زمین پہلے سے خریدا جاچکا ہے۔ بورڈنگ ہوس کی ضرورت کے موافق اینٹ بھی طیار کر لی گئی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب سے عمارت کے لیئے مدد کی درخواست دیگئی تہی۔ ہمارے صوبہ کے قابل اور بیدار مغز ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مسٹر گاڈلے نے جب وہ انسپکٹر تہے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کیا تہا اور معائنہ کے وقت مدرسہ کی جدید عمارت کا نقشہ وغیرہ دیکھکر امداد دلانے کے لیئے پرزور سپارش کرنیکا وعدہ فرمایا تہا خدا کی قدرت کہ پہر وہ آپ ہی ڈائرکٹر ہو گئے اور انکے قایممقام مسٹر گر اس نے بھی مدرسہ کے نتایج کی عمدگی اور مدرسہ کی بہترین حالت پر اطمینان اور مسرت ظاہر کی اور ہر طرح سے مدرسہ کی امداد کیلیئے سعی کرنیکا وعدہ فرمایا چنانچہ یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائیگی کہ انسپکٹر صاحب حلقہ کی سپارش اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر کی خاص توجہ اور مزید سپارش پر گورنمنٹ پنجاب نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کے لیئے دس ہزار روپیہ کی گرانٹ منظور فرماکر احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ ہماری درخواست ۲۵ ہزار کی تہی ہم گورنمنٹ پنجاب اور صوبہ پنجاب کے اعلیٰ آفیسر سررشتہ تعلیم کے بیحد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک مخلص وفادار قوم کی تعلیمی ضرورتوں پر غور فرمایا اور ساتھہ ہی ہمیں یقین ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام جو ملک اور قوم کے لیئے ایک دیندار اور وفادار نسل طیار کرنیکی ایک ممتاز انسٹی ٹیوشن ہے۔ اس کی ضرورت پر متوجہ فرماکر سال آئندہ میں غالباً ہم باقی ۱۵ ہزار کے لیئے بہی شکر گذاری کے اظہار کا موقعہ پائیں بہر حال سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے اس بروقت امداد کے لیئے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور قوم کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد وہ تعمیر مدرسہ میں اپنے چندے بہیجکر کارکنان انجمن کو اس قابل بناویں کہ یہ عمارت جلد تر شروع ہو کر مکمل ہو۔ بالآخر سب کچھ اللہ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ اور اسی سے ہر نصرت کی توقع۔

التوائے جلسہ سالانہ

سال گذشتہ کا تجربہ شاہد ہے کہ ریلوے کی طرف سے نصف کرایہ کی رعایت نے جلسہ کی رونق کو کسقدر بڑہا دیا تہا۔ جو غریب لوگ پورے کرایہ پر نہ آسکتے تہے تو انکی ایک بڑی تعداد بہی شامل جلسہ ہو سکی۔ اور جو امیر وہ تہے انکا روپیہ اس سے بچ گیا اونہوں نے اخراجات لنگر میں اس سے مدد فرمائی۔ لیکن اس سال گورنمنٹ ریلوے نے ایسی تخفیف ماہ دسمبر میں دینی منظور نہیں فرمائی۔ کھتری کانفرنس۔ براہمن سبھا دیو سماج غرض جس کسی نے محکمہ ریلوے کو ماہ دسمبر میں رعایت مانگی سب کو جواب صاف ملا ریل کے بڑے صاحب فرماتے ہیں کہ دسمبر کے آخر میں سب کچہریاں دفتر کارخانے بند ہو جاتے ہیں ہزاروں لاکھوں ملازم گھروں کو دوڑتے ہیں پہلے ہی سواری کی کثرت ہوتی ہے۔ مزید رعایتیں دیکر جو مسافروں کی تعداد اور بھی ترقی کر جاوے گی اسکے واسطے ہم اتنی ریلیں اور گاڑیاں کہاں سے لادیں بات بھی سچ ہے۔ اسواسطے ہمیں بھی رعایت نہیں مل سکی۔ لہذا ہمارے سکرٹری صاحب نے احباب کے مشورہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد یہ قرار دیا ہے کہ ہم جلسہ دسمبر میں نہ کریں۔ پورے کرایوں کا خرچ ڈالکر خواہ مخواہ قوم کو زیر بار اور غربا کو محروم کیوں کیا جاوے ماہ مارچ کو اخیر میں ایسٹر کی تعطیلیں ہونگی ۲۴ سے ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک ۵ رخصتیں ہیں۔ دن بھی بہار کے ہونگے نہ ایسی سردی کہ دوستوں کو بہاری بستر اٹھانے پڑیں نہ ایسی گرمی جو تکلیف دہ ہو۔ دن بھی خاصے لمبے ہوں گے۔ زمینداروں کیواسطے کٹائی کے دنوں میں پندرہ روز باقی ہوں گے اس واسطے انکو بھی فرصت ہوگی۔ اسوقت تخفیف کرایہ بھی انشاءاللہ ہو جائیگی غرض ہر طرح سے بظاہر یہی مفید معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلسہ مارچ کے آخر میں ہو دسمبر میں نہ ہو واللہ اعلم بالصواب چنانچہ یہ تجویز پاس ہو گئی اور احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ دسمبر میں آنیکی ممانعت ہو گئی ہے۔ جو احباب فرصت اور استطاعت رکھتے ہوں وہ ضرور دسمبر میں بھی تشریف لاویں حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگوں کے کلمات بابرکات اور پر اثر صحبت سے مستفیض ہوں لیکن جلسہ مارچ میں سب کا شامل ہونا بہت ضروری ہے۔

آریہ سماج کی نازک حالت

اس عنوان سے

229

مسٹر دہرمپال نے اپنے رسالہ اندر میں ایک سلسلہ مضامین کا شروع کیا ہے جس میں انہوں نے آریہ سماج کے تحریری کام پر بھی ریویو کیا ہے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مسٹر دہرمپال کی شہادت کو اسی کے الفاظ میں یہاں درج کردوں جو بہرحال ایک مفید نتیجہ پیدا کر سکے گی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی نہیں اس تحریر کو پڑھکر بتائیں کہ ایسی حالت میں جب کہ آریہ سماج کے اخبارات پولٹیکس کی تعلیم دے رہے ہیں اگر آریہ سماج کو پولٹیکل باڈی نہ کہا جاوے تو اور کیا سمجھا جاوے دہرمپال لکھتا ہے۔ "میدان مناظرہ سے پیٹھ ہٹا کر ہم نے اپنے مخالفوں کو قلم کے میدان میں اپنے اوپر چھاپہ مارنیکا ایک سنہری موقع دیدیا ہے اس کی وجہ بھی زیادہ تر یہ ہوئی ہے۔ کہ اس پہلو میں ہمارے جتنے اہل قلم تھے وہ یا تو آریہ سماج سے دلگیر ہو گئے۔ یا انکی جگہ خالی ہونے کے بعد پھر بھرنے میں نہیں آئی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت آریہ سماج میں پہلے کی نسبت زیادہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اسکے ساتھ ہمیں اس سچائی کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ ان اخبارات سے آریہ سماج کو فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ پہنچا ہے۔ آریہ سماج کے اخبارات کا موجودہ رُخ ایک ایسی طرف ہے۔ جو کہ سماج کے ہرگز ہرگز مفید نہیں ہو رہا بلکہ بعض صورتوں میں زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ یہ اخبارات معدودے چند کو چھوڑ کر شخصی اخبارات ہیں۔ انپر نہ تو کسی سماج کا دباؤ ہے۔ نہ کسی سبھا کا اسلیئے انکی پالیسی پر بھی سماج یا سبھا کا کوئی دباؤ نہیں ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ یہ اخبارات اپنی من آئی ہانکتے رہتے ہیں۔ ان شخصی جھگڑوں یا شخصی حملوں یا تنازعات کو چھوڑ کر جو کہ شخصی اخبارات کا لازمی جزو ہے۔ ہمارے اخبارات جو کہ آریہ سماج کے رستے میں خطرناک کانٹے بکھیر رہی ہیں۔ وہ انکا آریہ پبلک کو بجائے ویدک دہرم کی طرف توجہ دلانے کے ان پالٹیکس کی تعلیم دینا ہے۔ جو کہ کسی صورت میں بھی آریہ سماج کا مقصد نہیں ہے۔ اگر آج گورنمنٹ کی طرف سے آریہ سماج پر یہ دوش لگایا جا رہا ہے۔ کہ وہ ایک پالٹیکل باڈی ہے۔ تو یہ الزام آریہ سماج کے ان اخبارات کی موجودگی میں جن میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک خطرناک پالٹیکس بھرے دیکھے جاتے ہیں۔ چنداں بے بنیاد نہیں کہا جا سکتا۔ گورنمنٹ آریہ سماج کے ایسے اخبارات کے ریکارڈ سے آریہ سماج کے بارے میں جو نتیجہ نکال رہی ہے۔ وہ بے بنیاد نہیں کہا جا سکتا۔ ہم موجودہ مصیبت میں گورنمنٹ کو اسقدر مطعون کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں جسقدر کہ ہم ان آریہ اخبارات کو مطعون کرینگے جنہوں نے اپنے ایک خطرناک رویہ سے گورنمنٹ کو ایک موقع دیا" وہ انکے مضامین سے آریہ سماج کے بارہ میں ایک ایسی رائے قائم کرلے جسکا آریہ سماج بذات خود ذمہ دار نہیں ہے۔ ہم اس بات کو چھپا نہیں سکتے اور یہ بات گورنمنٹ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ ہماری اخبارات میں بعض اوقات ایسے خطرناک آرٹیکل نکلتے ہیں جو صرف یہی نہیں کہ آریہ سماج کی دھارمک بنیاد کے قطعی متضاد ہوتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھکر وہ اپنی کوتاہ اندیشی کے لحاظ سے ان مضامین سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہوتے جنکو گورنمنٹ مغویانہ قرار دینے کے لئے مستعد ہے اس قسم کے اخبارات آریہ سماج کی آئندہ زندگی کے لیئے کانٹوں کا ایک زبردست ذخیرہ جمع کرتے چلے جارہے ہیں جسکی بنا پر یہ یونہ آریہ سماج پر آفت آئیگی بلکہ آرہی ہے یہ کیسی بھدی پوزیشن ہے جبکہ ہم ایسے ایک ایک اخبار کو ایک صفحہ پر تو یہ بحث کرتا دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل باڈی نہیں ہے۔ لیکن دوسرے صفحہ پر اسی اخبار کو خطرناک پالٹیکس میں ہاتھ ڈالا ہوا پاتے ہیں ہم گورنمنٹ کو کوسنے کی وجہ نہیں رکھتے جبکہ ہم اپنے ہی قلم سے اسکے سامنے ایسا مصالح پیش کررہے ہیں جس سے کہ وہ ہمارے بارے میں ایسی رائے قائم کرلے جو کہ وہ اسوقت قائم کررہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم گورنمنٹ سے یہ اپیل کریں کہ وہ اپنی رائے پر نظر ثانی کرے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پریس یا اخبارات سے یہ اپیل کریں۔ کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں ہم نہیں جانتے کہ اگر ہم آریہ پبلک کے سامنے ویدک دہرم کے مہتو کو پرگٹ نہیں کرسکتے تو اس کو ایک غلط راستے پر لیجانیکا ہم کہانتک استحقاق رکھتے ہیں۔ خصوصاً ایسا راستہ جو کہ آریہ سماج کی ہستی کے لیئے مضر ثابت ہو رہا ہو مگر جیسا کہ ہم پلیٹ فارم کے بارے میں کہہ آئے ہیں۔ کہ وہ قابل آدمیوں کی عدم موجودگی کیوجہ سے ایسے قدموں کے نیچے آگیا اور آرہا ہے کہ جو ویدک دہرم کی بجائے مغربی فلاسفروں کی تعلیم کو آریہ پبلک کے سامنے پیش کرنے میں زیادہ استعداد رکھتے ہوں ویسے ہی اسوقت آریہ پریس یا آریہ اخبارات زیادہ تر ایسے ہاتھوں میں ہیں کہ جو ویدک دہرم کے پرچار کی بجائے موجودہ ایک یا دوسری لہر میں بہنے کو زیادہ آسان کام سمجھ رہے ہیں انکو اس بات میں زیادہ آنند آتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی رکھشا کی بجائے ہندوستان کے حدود اربعہ کی رکھشا پر بحث کریں وہ ان حملوں کا جواب دینا جو کہ مخالفین کی طرف سے آریہ سماج اور اسکے اصولوں پر رات دن ہو رہے ہیں اسقدر ضروری نہیں سمجھتے جسقدر کہ وہ علی پور بمب کیس کے لیئے یا کرزن وائلی کے لیئے اپنے کالموں کو وقف کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اسوقت آریہ سماج اور ویدک دہرم کے مخالفوں کی طرف سے حشرات الارض